حق تو یہ ہے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ میں تھے تو ہم رفع یدین کرتے تھے۔ نماز کی ابتداء میں رکوع کے وقت اور جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے مدینہ ہجرت فرمائی تو نماز کے اندر والا رفع یدین ترک فرما دیا۔ اور ابتداء نماز کے رفع یدین پر قائم رہے۔ حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا (الاخبار الفقہاء والمحدثین صفحہ نمبر ۲۱۴)

احادیث اربعین فی ترک رفع الیدین

ترکِ رفع یدین اور چالیس احادیث



مؤلف

ابو اسامہ ظفر القادری بکھروی

خطیب مرکزی جامع مسجد فیضانِ علی رضی اللہ عنہ

عطاری محلہ نیوسموں واہ کینٹ

موبائل: 0304-5803101

کتاب ملنے کا پتہ: مکتبہ فیضانِ سنت، دکان نمبر 28 لائق علی چوک واہ کینٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضراتِ محترم! سب سے پہلے مسئلہ ہٰذا (اختلافی رفع الیدین) کی شرعی حیثیت کا ذہن نشین کر لینا ضروری ہے تاکہ اس کے بارے میں غیر مقلدین کے پروپیگنڈہ اور ان کے اس واویلا کی اصل وجہ کے معلوم کرنے میں کسی قسم کی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

شرعی لحاظ سے مسائل کی تین اقسام ہیں۔

۱۔ضروریاتِ دین۔ ۲۔ضروریاتِ عقائدِ اہلِ سنت۔ ۳۔اہلِ سنت کے درمیان اختلافی مسائل۔

۱۔ ضروریاتِ دین:

ایسے مسائل جو شریعت مطہرہ کے قطعی اور متواتر دلائل سے قطعی لزوماً ثابت اور تمام امت کے متفق علیہ ہوں۔ جس میں کسی قسم کا انکار کفر ہو۔ جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، رسول اللہ ﷺ کی رسالت، نمازِ پنجگانہ کی فرضیت وغیرہ۔

۲۔ ضروریاتِ عقائدِ اہلِ سنت:

وہ مسائل کہ دلائل شرعیہ سے جن کا ثبوت تمام اہلِ سنت و جماعت کا مجمع علیہ ہو۔ جس کا انکار بد مذہبی اور خارج از اہل سنت ہو۔ جیسے موزوں پر مسح کا مسنون اور ثواب وعذاب قبر وغیرھا۔

۳۔ اہل سنت کے درمیان اختلافی مسائل:

شریعتِ مطہرہ کے وہ اجتہادی مسائل جن کی شرعی حیثیت کے متعلق خود اہل سنت ائمہ کا اختلاف ہو۔ جس میں کسی کا انکار نہ شرک نہ کفر نہ ضلالت حتیٰ کہ گناہ بھی نہیں۔ جبکہ بر بناء تحقیق ہو اور ائمہ اجتہاد کی اتباع میں اور ان کی روش پر ہو اور اس کا باعث کوئی قلبی مرض (بد مذہبی) نہ ہو۔ ورنہ وہ حسبِ مقام فسق وضلالت بلکہ کفر کے درجہ پر بھی ہوگا۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو۔ (شرح العقائد النسفیہ مع الشرح النبر اس طبع پشاور)

پھر قسم ثالث میں مختلف صورتیں ہیں۔

۱۔تفصیل میں اختلاف ۲۔مشروعیت مسئلہ میں اختلاف ۳۔نسخ وعدم نسخ کا اختلاف

اختلافی رفع یدین کی حیثیت:

مسئلہ ہٰذا نہ تو ضروریاتِ دین سے ہے اور نہ ضروریاتِ عقائدِ اہل سنت سے ہے۔ بلکہ اس کا تعلق قسم ثالث کی شکل نمبر۳ سے ہے۔ یعنی یہ سلف اور ائمہ اہل سنت کے درمیان اختلافی ہے۔ اور اس کے بقاء وعدم بقا اور منسوخ و عدم منسوخ ہونے کے متعلق شروع سے اختلاف ہے۔ ہم منسوخ ہونے کے قائل ہیں۔

اس قسم کے مسائل میں شرعی لائحہ عمل یہ ہے کہ مجتہد اپنے اجتہاد کا پابند ہے۔ دوسرے مجتہد کے اجتہاد کا پابند نہیں۔ اور غیر مجتہد اپنے بنا پر کسی نہ کسی امام مجتہد کی پیروی میں ان پر عمل پیرا ہو۔ کیونکہ جب غیر مجتہد میں ان مسائل کے حل کرنے کا کوئی ذریعہ یا اہلیت نہیں تو وہ ان کے بارے میں فیصلہ کیونکر صادر کرسکتا ہے اور یہ وہ امر ہے کہ جس پر چاروں ائمہ کرام متفق ہیں۔

جبکہ چار کی تخصیص دیگر مجتہدین کی نفی نہیں۔ بلکہ یہ محض اس لئے ہے کہ شریعت مطہرہ کے جملہ مسائل اصولاً فروعاً صرف انہی حضرات کے مدون ومحفوظ ہیں۔ ورنہ ائمہ مجتہدین تو ہزاروں گزرے ہیں۔ جن کے مذاہب مٹ گئے یا اکا دکا مسائل پائے جاتے ہیں۔ بہر حال جو غیر مجتہد صحیح العقیدہ سنی مسلمان خصوصاً پیش نظر مسئلہ میں قائلین رفع یدین ائمہ مجتہدین میں سے کسی کی پیروی میں اس پر عمل پیرا ہوتا ہے تو اگر کوئی اور شرعی خرابی نہ ہو تو اس کی نماز ہمارے نزدیک قطعاً درست ہے۔ بلکہ صحیح العقیدہ سنی شافعی حنبلی کے پیچھے نماز پڑھنے کا موقع بن جائے تو ہمارے نزدیک اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا بھی قطعاً درست ہے۔ اسی طرح قائلین رفع یدین اہل سنت شوافع وحنابلہ کا تارکین رفع یدین (احناف وغیرھم) کی بابت بھی بعینہ یہی نظریہ ہے۔ اس سے حنفی شافعی وحنبلی ومالکی اور حنفی وغیر مقلد کا فرق بھی واضح ہوا کہ غیر مقلدین مذکورہ تفصیل کے بالکل برعکس ہیں اولاً تو مجتہد نہیں اور غیر مجتہد ہوتے ہوئے اجتہاد کرتے ہیں اور خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور لوگوں کو بھی گمراہ کرتے ہیں اور خود غیر مجتہد ہوتے ہوئے لوگوں کو اپنی تقلید کراتے ہیں۔ جس کی دلیل یہ ہے کہ ان کے عوام اپنی ضرورت کے مطابق تمام مسائل اپنے انہی بناوٹی مجتہدوں سے پوچھ کر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ اور قائلین ترک رفع یدین احناف بلکہ صحابہ کرام وتابعین کرام کی نمازوں کو محض رفع یدین نہ کرنے کی بناء پر باطل قرار دیتے ہیں۔ یہ ان کا ایک اور جرم عظیم ہے۔ اگر غیر مقلدین سے ہمارے اختلاف رفع یدین جیسے فروعی اختلاف ہوتے تو ہم اہل سنت شوافع وحنابلہ کو بھی برا بھلا کہتے۔ ہمارا ان سے اصل اختلاف ان کے گستاخانہ عقائد وباطل نظریات ہیں۔ پس آئے دن ان لوگوں کا رفع یدین جیسے فروعی مسئلہ کو چھیڑتے رہنا محض اپنے ان باطل اور گستاخانہ عقائد سے عوام کی توجہ ہٹانا ہے۔ قرآن وسنت کا جھانسہ دے کر اور اس

کا نقب اوڑھ کر بھولے بھالے سنی عوام کو گمراہ کرنا ہے۔ لہٰذا آئندہ صفحات میں ترک رفع یدین دلائل و براہین قاطع سے ثابت کریں گے تو حق واضح ہو جائے گا کہ غیر مقلدین کا مذہب کتنی کچی بنیادوں پر تعمیر کیا گیا ہے۔

حصہ اول میں ترک رفع یدین کا ثبوت چالیس احادیث سے دیا جائے گا۔ اور حصہ دوم میں غیر مقلدین کے دلائل کا رد ہوگا۔

اللہ رب العزت حق واضح ہو جانے کے بعد اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

ابو اسامہ ظفر القادری بکھروی

مولانا ابو اسامہ ظفر القادری بکھروی کی دیگر تصنیفات جو مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔

۱۔ قرآن، حدیث اور فقہ حنفی ۲۔ حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حنفی نمازِ جنازہ

۳۔ سیرتِ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ اسلام میں بیک وقت تین طلاقوں کی شرعی حیثیت

۵۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کی شرعی حیثیت

۶۔ ترک رفع یدین اور چالیس حدیثیں

ترک رفع الیدین اور چالیس احادیث

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم .بسم اللہ الرحمن الرحیم .قال اللہ تبارک وتعالیٰ فی القرآن الحکیم قد افلح المؤمنون الذین ھم فی صلوٰتھم خاشعون . (سورۃ المؤمنون آیت نمبر ۱-۲)

ترجمہ: ''کامیاب ہوگئے وہ لوگ جو اپنی نمازوں میں خشوع خضوع کرنے والے ہیں''

اس آیت مبارکہ کی تفسیر صحابی رسول ﷺ سید المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اس آیت کے معنی بیان کرتے ہوئے فرمایا ''یعنی وہ لوگ فلاح پا گئے جو عاجزی اور انکساری کرنے والے اور جو دائیں بائیں نہیں دیکھتے اور نہ ہی وہ نماز میں رفع یدین کرتے ہیں۔ (تفسیر ابنِ عباس مطبوعہ فاروق کتب خانہ ملتان تفسیر ابن عباس ہامش درمنثور جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۳۲ مطبوعہ بیروت)

حدیث نمبر 1:

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا کیا وجہ ہے میں تم کو (نماز میں) رفع یدین کرتے دیکھتا ہوں۔ گویا وہ بدکے ہوئے گھوڑوں کی دُمیں ہوں (خوب سن لو آئندہ) نماز میں سکون اختیار کرو۔''

صحیح مسلم جلد اول صفحہ نمبر ۱۸۱ طبع کراچی' ابوداؤد جلد اول صفحہ نمبر ۱۴۳' سنن نسائی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۶۷' مسند احمد جلد نمبر ۵ صفحہ نمبر ۹۳' مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۴۸۶' سنن الکبریٰ بیہقی جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۸۰' شرح معانی الآثار طحاوی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۳۰۹' جزء رفع یدین للبخاری صفحہ نمبر ۳۱-۲۳ اور دو اور اسناد سے امام مسلم نے صحیح مسلم میں جلد اول میں روایت کیا۔ غیر مقلدین کے مانے ہوئے محقق ناصر الدین البانی نے ابوداؤد ونسائی طبع بیروت میں اس روایت کو صحیح کہا ہے۔

اس حدیث کے تحت رفع یدین منسوخ ہے۔ محدث مکہ مفتی مکہ امام کبیر ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقات جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۷۵ طبع ملتان اور علامہ محدث بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ نے ''البنایہ فی شرح الھدایہ'' جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۹۶ طبع ملتان' امام المحدثین امام جمال الدین زیلعی رحمۃ اللہ علیہ نے ''نصب الرایہ بحث رفع یدین' میں اور

امام محدث علاؤالدین ابوبکر بن مسعود الکاسانی رحمۃ اللہ علیہ نے ''بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع''، طبع کراچی میں ان سب محدثین اور امام المحدثین امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے تحت رفع یدین رکوع میں جاتے اور آتے ہوئے منسوخ مانا ہے۔

حدیث نمبر 2:

ترجمہ: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھاؤں؟ تو آپ نے نماز پڑھائی تو اپنے ہاتھوں کو نہ اٹھایا مگر پہلی بار (تکبیرِ تحریمہ کے وقت) ہی اٹھایا''

حوالہ کے لئے: نسائی شریف جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۱ (۲ بار)' ابوداؤد شریف جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۱۶ (۲ دفعہ)' مسند امام احمد جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۳۸۷' مصنف ابن شیبہ جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۲۳۶' (۲ بار)' مسند امام اعظم جلد نمبر ا صفحہ ۳۵۲' سنن الکبریٰ بیہقی جلد نمبر ۲ صفحہ ۷۸ (۲ بار)' طحاوی شریف جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۶۲ (۲ بار)' المدونۃ الکبریٰ جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۶۹' محلی ابن جزم جلد نمبر ۳ (۲ بار)' التمہید از عبدالبر جلد نمبر ۹ صفحہ نمبر ۲۱۵' کتاب الضعفا کبیر عقیلی جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۴۲' میزان الاعتدال جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۴۹۶ (۳ بار)' کتاب الحجۃ علی اہل مدینہ جلد نمبر ا صفحہ ۹۷' موطا امام محمد صفحہ نمبر ۹۰' المعجم الکبیر للطبرانی جزء التاسع صفحہ نمبر ۲۶۱ (۳ بار)' مسند ابو یعلیٰ موصلی جلد نمبر ۶ صفحہ نمبر ۳۶ (۳ بار) کامل ابن عدی الجزء السادس صفحہ نمبر ۱۵۲' جامع ترمذی جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۵۹' دارقطنی جلد نمبر ا صفحہ ۳۹۹' مصنف عبدالرزاق جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۷۱ (۳ بار)' کتاب العجم فی اسامی شیوخ ابوبکر اسماعیلی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۴۹۲' کتاب الجرحین ابن حبان جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۷' المدنی المصنوعہ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۷۱' جامع المسانید خوارزمی جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۳۳۵' تاریخ بغداد صفحہ نمبر ۲۲۴ (۲ بار) الحمد للہ یہ چالیس اسناد ہیں۔

امام بدرالدین عینی نے البنایہ فی شرح الھدیہ ابن حزم ظاہری نے المحلیٰ بالآثار' امام احمد بن حنبل' دارقطنی' ابن قطان' ابن دقیق العید مالکی' ابن تیمیہ حنبلی' امام ابن عدی' علامہ احمد محمد شاکر غیر مقلد' علامہ عطاء اللہ بھوجیانی غیر مقلد' شیخ ابو عبدالرحمٰن محمد الفنجانی' ناصر الدین البانی غیر مقلد اور امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

حدیث نمبر 3:

''براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرنے کے لئے اللہ اکبر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو

اٹھاتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دونوں انگوٹھے دونوں کانوں کی لو کے قریب ہو جاتے پھر اس کے بعد نہیں اٹھاتے اور ایک روایت میں ہے کہ صرف ایک مرتبہ اٹھاتے"

حوالہ: ابو داؤد جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۲۵، طحاوی جلد نمبر ۱ صفحہ ۱۱۰، مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر ۱ صفحہ ۲۳۶، مصنف عبد الرزاق جلد نمبر ۲، صفحہ نمبر ۷۰، دارقطنی وغیرہ

اس حدیث کو علامہ شاکر غیر مقلد نے ترمذی بتحقیق وشرح جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۴۰۹ طبع بیروت میں صحیح قرار دیا۔

حدیث نمبر 4:

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو جب آپ ﷺ نے نماز شروع فرمائی تو ہاتھ اٹھائے کندھوں تک اور جب ارادہ کیا رکوع کا اور رکوع سے سر اٹھانے کا تو آپ نے رفع یدین نہیں کیا اور نہ ہی دونوں سجدوں کے درمیان" (مسند حمیدی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۲۷ حدیث نمبر ۶۱۴ طبع بیروت)

حدیث نمبر 5:

محمد بن عمرو بن عطاء سے وہ آنحضرت ﷺ کے کئی احباب کے ساتھ بیٹھے تھے پھر آنحضرت ﷺ کی نماز کا ذکر آیا تو ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہا میں تم سب میں آنحضرت ﷺ کی نماز کو خوب یاد رکھنے والا ہوں۔ میں نے دیکھا آپ ﷺ جب تکبیرِ تحریمہ کہتے۔ اپنے دونوں ہاتھوں دونوں کندھوں کے برابر لے جاتے اور جب رکوع کرتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں پر جما دیتے پھر اپنی پیٹھ جھکا کر سر اور گردن برابر کر دیتے۔ پھر سر اٹھا کر سیدے کھڑے ہو جاتے۔ آپ کی پیٹھ کی ہر پسلی اپنی جگہ پر آجاتی اور جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ زمین پر رکھتے نہ بانہوں کو بچھاتے اور نہ سمیٹ کر پہلو سے لگا دیتے اور پاؤں کی انگلیوں کی نوکیں قبلے کی طرف رکھتے۔ جب دو رکعتیں پڑھ چکتے تو بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے۔ اور سرین کے بل بیٹھتے۔ الخ

(صحیح بخاری جلد اول صفحہ نمبر ۳۷۵ ترجمہ وحید الزمان، تیسر الباری جلد اول صفحہ نمبر ۵۴۶)

یہ حدیث صحیح سب کیلئے حجت ہے۔ کیونکہ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے ظاہری معاملات اس حدیث میں بیان کئے ہیں۔ جن میں رفع یدین رکوع والا بھی ظاہری ہے۔ مگر ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے پوری نماز بیان کر دی مگر رکوع والے رفع یدین کا ذکر نہیں کیا اور بہت سارے صحابہ نے یہ سن کر کوئی اعتراض بھی نہیں کیا۔ تو ثابت ہوا کہ اگر رفع یدین مشروع ہوتا تو صحابہ ضرور اعتراض کرتے اور یہ حدیث ہے بھی صحیح۔ باقی دوسری اسناد ضعیف ہیں جن میں رفع یدین

کا ذکر ہے۔ نہ وہ بخاری ومسلم میں ہیں اسی لئے حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی کہنا پڑا کہ ''اصلہ فی البخاری'' کہ اصل حدیث بخاری میں ہے۔ جس میں رفع یدین عندالرکوع وبعدالرکوع کا ذکر نہیں۔

(الدرایہ صفحہ نمبر ۱۵۳)

حدیث نمبر5:

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہر ایک فرض اور نفل نماز میں رمضان میں یا اور کسی مہینے میں جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے پھر رکوع کرتے وقت تکبیر کہتے، پھر رکوع سے سر اٹھاتے۔ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے پھر ربنا ولک الحمد کہتے۔ پھر سجدہ کرنے کے لئے جھکتے تو اللہ اکبر کہتے پھر سجدے سے سر اٹھاتے وقت اللہ اکبر کہتے پھر جب دو رکعتیں پڑھ کر قعدہ کر کے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے۔ ہر رکعت میں ایسا ہی کرتے۔ پھر جب نماز پڑھ چکتے تو فرماتے کہ قسم اس (خدا) کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ تم سب لوگوں میں میری نماز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہ ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ (بخاری شریف جلد نمبر ۱ حدیث نمبر ۷۶۶ صفحہ نمبر ۳۹۲ طبع لاہور مترجم)

فائدہ: یہ حدیث سنداً متناً صحیح ہے۔ پھر اس میں وفات تک بغیر رفع یدین کے متعلق تصریح بھی ہے۔ اسی حدیث کی تفسیر دوسری ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ملاحظہ فرمائیے۔

حدیث نمبر6:

امام مالک بن انس نے نعیم بن عبداللہ مجمر اور ابو جعفر قاری دونوں سے روایت کی ہے کہ بے شک ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ انہیں نماز پڑھاتے تھے۔ تو تکبیر تو ہر اونچ نیچ میں کہتے تھے۔ دونوں نے کہا کہ رفع یدین کرتے تھے جب تکبیر کہہ کر نماز شروع کرتے تھے۔ (کتاب الحجۃ علیٰ اہل المدینۃ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۹۶ مطبوعہ دار المعارف نعمانیہ)

حدیث نمبر7:

امام ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت نعیم المجمر اور حضرت ابو جعفر قاری دونوں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رفع یدین تو نماز شروع کرتے وقت اور تکبیر ہر اونچ نیچ میں کہتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے ساتھ تم سب سے زیادہ مشابہت رکھتا ہوں۔

(التمہید لما فی الموطا من المعانی والاسانید جلد نمبر ۹ صفحہ نمبر ۲۱۵)

حدیث نمبر 8:

حضرت ابو ہریرہ ﷛ فرماتے ہیں کہ ”رسول اللہ ﷺ جب نماز میں داخل ہوتے۔ تو خوب ہاتھ دراز کر کے رفع یدین کرتے تھے۔“ (ابوداؤد جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۱۷ حدیث نمبر ۷۴۸ باب رکوع میں رفع یدین کرنے کا ذکر نہیں)

حضرت ابو ہریرہ ﷛ کی روایات سے بات واضح ہوگئی کہ بخاری والی روایت دراصل ترک رفع یدین کی روایت ہے اور آپ ﷺ وفات تک رفع یدین کے بغیر نماز پڑھتے رہے۔ چونکہ ابو ہریرہ ﷛ دیر سے ایمان لائے تو ان کی یہ مرویات بتاتی ہیں کہ وہ حضور ﷺ کے آخری عمل کو بیان فرما رہے ہیں اور اصول یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے آخری عمل کو اپنایا جائے گا۔

حدیث نمبر 9:

امام شعبی فرماتے ہیں کہ میں نے سنا براء بن عازب ﷛ سے کہ آپ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تھے تو آپ اپنے ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے پھر سلام پھیرنے تک آپ ﷺ پوری نماز میں رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ (مسند الامام ابی حنیفہ صفحہ نمبر ۱۵۶ مؤلف امام ابو نعیم اصبہانی مطبوعہ الریاض سعودی عرب)

حدیث نمبر 10:

عبداللہ بن مسعود ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر ﷛ و عمر ﷛ کے ساتھ نماز پڑھی۔ یہ سب حضرات صرف نماز کے شروع میں ہی اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

(دار قطنی جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۱۱، بیہقی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۷۹، مجمع الزوائد جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۱۰۱)

حدیث نمبر 11:

حضرت ابراہیم حضرت اسود ﷛ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں نے حضرت عمر ﷛ کو دیکھا آپ ﷛ پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے پھر نہیں اٹھاتے تھے۔ حضرت زبیر بن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اسی طرح کرتے دیکھا۔

(شرح معانی الآثار جلد نمبر ا حدیث نمبر ۱۲۷۱ صفحہ نمبر ۴۶۵، ابن ابی شیبہ جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۲۳۷)

اس حدیث کو آثار السنن میں صحیح کہا ہے۔

حدیث نمبر 12:

عاصم بن کلیب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز میں صرف پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے تھے۔ پھر دوبارہ نہیں اٹھاتے۔

(شرح معانی الآثار جلد اول صفحہ نمبر ۴۶۵، مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۲۳۶)

اس حدیث کو آثار السنن میں صحیح کہا ہے۔ (مدونتہ الکبری جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۶۹ مطبوعہ مصر)

حدیث نمبر 13:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”نبی ﷺ نے فرمایا سجدہ تو سات اعضاء پر کیا جائے گا۔ دونوں ہاتھوں، دونوں پاؤں، دونوں گھٹنوں اور پیشانی پر اور رفع یدین بیت اللہ کی زیارت کے وقت اور صفا پہاڑی، مروہ پہاڑی اور عرفہ اور مزدلفہ اور رمی جمار کے وقت اور نماز کے شروع میں کیا جائے گا۔“ (طبرانی کبیر جلد نمبر ۱۱ صفحہ نمبر ۳۵۸)

اس حدیث میں حضور ﷺ نے نماز کے شروع میں رفع یدین کرنے کا حکم دیا۔ اگر رکوع وبعدِ رکوع رفع یدین ہوتا۔ تو آپ ﷺ ضرور حکم فرماتے۔ اب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فتویٰ ملاحظہ فرمایئے۔

حدیث نمبر14:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”رفع یدین نہ کیا جائے مگر سات مقامات پر نماز شروع کرتے وقت بیت اللہ کی زیارت کے وقت، صفا پہاڑی پر، مروہ پہاڑی پر، وقوف عرفہ ومزدلفہ میں اور رمی جمار کے وقت“

حدیث نمبر15:

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے اور رفع یدین کرتے تھے۔ کانوں تک پھر ثنا پڑھتے تھے۔“ (مسند ابو یعلیٰ جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۳۱۰)

امام ہیثمی نے مجمع الزوائد جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۰۷ پر فرمایا کہ اس حدیث کو طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

حدیث نمبر16:

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور انگوٹھے (مبارک) کانوں کے برابر اٹھائے۔ پھر رکوع کیا۔ حتیٰ کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر ٹھہر گیا اور پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں چلے گئے تو پہلے آپ ﷺ نے گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ“ (مستدرک حاکم جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۲۲۶)

امام حاکم نے فرمایا یہ اسناد بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق ہے۔ امام حاکم کی طرح جلد نمبر ا صفحہ ۲۲۶ مستدرک مع تلخیص ذھبی، پر امام ذہبی نے بھی اس حدیث کو بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق کہا ہے۔

حدیث نمبر 17:

حضرت عمرہ نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ حضور ﷺ نماز کیسے پڑھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا جب آپ ﷺ وضو فرماتے۔ اپنا ہاتھ برتن میں ڈالتے۔ بسم اللہ پڑھتے۔ پورا وضو فرماتے۔ پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوتے۔ تکبیر کہتے کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے۔ پھر رکوع کرتے اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور ہاتھوں کو پھیلاتے پھر سر اٹھاتے۔ تو پیٹھ اپنی جگہ پر آجاتی۔ تمہارے اس قیام سے کچھ لمبا قیام ہوتا۔ پھر سجدے کرتے۔ الخ بقدر الحاجۃ .... (سنن ابن ماجہ جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۷۵)

حدیث نمبر 18:

حضرت عبد الرحمٰن بن غنم فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کو جمع کر کے فرمایا۔ اشعری قوم جمع ہو جاؤ۔ اپنی عورتوں اور اپنے بچوں کو بھی جمع کرو تا کہ میں تمہیں نبی کریم ﷺ کی نماز کی تعلیم دوں۔ جو آنحضرت ﷺ ہمیں مدینہ منورہ میں پڑھایا کرتے تھے۔ پس مردوں نے صف باندھی نزدیک ترین صف میں اور بچوں نے صف باندھی ان کے پیچھے اور عورتوں نے صف باندھی بچوں کے پیچھے۔ پھر کسی نے نماز کے لئے اقامت کہی۔ پس آپ نماز پڑھانے کیلئے آگے ہو گئے۔ پھر رفع یدین کیا اور تکبیر تحریمہ کہی۔ پھر فاتحۃ الکتاب اور اسکے بعد سورۃ۔ دونوں کو خاموشی سے پڑھا۔ پھر تکبیر کہی اور رکوع کیا اور سبحان اللہ وبحمدہ تین بار کہا پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر سیدھے کھڑے ہو گئے۔ پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا پھر تکبیر کہہ کر کھڑے ہو گئے پس آپ کی تکبیریں پہلی رکعت میں چھ ہو گئیں۔ جب دوسری رکعت کیلئے کھڑے ہوئے تو تکبیر کہی۔ پس جس وقت نماز پڑھ چکے تو قوم کی طرف منہ کر کے فرمایا کہ میری تکبیروں کو یاد کر لو اور میرے رکوع و سجود کو سیکھ لو۔ کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ کی وہ نماز ہے جو ہمیں دن کے اس حصہ میں پڑھائی۔ بقدر الحاجۃ۔ (مسند امام احمد جلد نمبر ۵ صفحہ نمبر ۱۱۲)

حدیث نمبر 19:

سالم البراد نے کہا کہ داخل ہوتے ہوئے ہم حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ پر پھر ہم نے نماز کے متعلق ان سے سوال کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا'' کیا میں تمہیں وہ نماز پڑھاؤں جس طرح رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے۔ حضرت

ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے (یعنی نماز کے لئے) تکبیرِ تحریمہ کہہ کر رفع یدین کیا پھر رکوع کیا۔ رکوع میں دونوں ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھیں۔ اور اپنے بازوؤں کو پسلیوں سے جدا رکھا۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے۔ حتیٰ کہ ہر جوڑ اپنی اپنی جگہ پہنچ گیا۔ پھر آپ نے اسی طرح چار رکعات پوری کیں۔ (مسند امام احمد جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۱۰۵)

حدیث نمبر20 :

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب نماز شروع کی۔ تو رفع یدین کیا کانوں تک۔ (مسند امام احمد جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر ۴۶۶)

حدیث نمبر21:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ نے نماز شروع کی تو اپنے ہاتھوں کو اٹھایا یہاں تک کہ انہیں اپنے کندھوں کے بالمقابل کر دیا۔ اور جب ارادہ کرتے کہ رکوع کریں اور رکوع سے سر اٹھائیں تو ان دونوں میں ہاتھ نہیں اٹھاتے۔ اور دونوں سجدوں کے درمیان بھی نہیں اٹھاتے۔

(صحیح ابوعوانہ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۹۰)

حدیث نمبر22:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے جب نماز شروع کرتے۔ (مدونۃ الکبریٰ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۶۹ مطبوعہ مصر)

حدیث نمبر23:

مجاہد فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ صرف نماز کے شروع میں رفع یدین کرتے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۲۳۶، طحاوی شریف جلد نمبر ۱ صفحہ ۴۶۵)

اُس کی سند بخاری جلد دوم کتاب التفسیر میں ہے یعنی بخاری کی سند ہے۔

حدیث نمبر24:

عبدالعزیز بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نماز کے شروع میں پہلی تکبیر کے سوا کہیں ہاتھ نہیں اٹھاتے۔ (موطا امام محمد صفحہ نمبر ۹۰ مطبوعہ کراچی)

علامہ ماردینی، علامہ عینی، علامہ نیموی نے اسے صحیح کہا ہے دیکھئے جواہر النقی، شرح بخاری عینی، اوجز المسالک میں۔

حدیث نمبر25:

ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اس مجلس میں سنا جو ایک قوم کو حدیث بیان فرمارہے تھے۔ جن میں کعب بن عجرہ بھی تھے۔ انہوں نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔ جب آپ ﷺ نے نماز کو شروع فرمایا تو پہلی تکبیر کے وقت اپنے ہاتھوں کو اٹھایا۔ (مسند احمد جلد نمبر۴ صفحہ نمبر۳۰۳)

حدیث نمبر26:

امام بیہقی نے عطیہ عوفی رحمتہ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ تکبیرِ تحریمہ میں ہی ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔ پھر دوبارہ نہیں اٹھاتے۔ (اوجز المسالک صفحہ نمبر۲۰۶)

حدیث نمبر27:

حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں سکون اختیار کرو۔ (سنن الکبریٰ جلد نمبر۲ صفحہ نمبر۲۸۰)

حدیث نمبر28:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں کوئی نماز شروع کرے تو اسے رفع یدین کرنا چاہیے۔ اور دونوں ہاتھوں کو ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہونی چاہئیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ (کی رحمت) اس کے سامنے ہے۔ (کنز العمال جلد نمبر۷ صفحہ نمبر۱۷۶ بحوالہ طبرانی اوسط)

اس حدیث میں حضور ﷺ رفع یدین کا مسئلہ بیان فرمارہے ہیں مگر انہوں نے شروع کا رفع یدین فرمایا۔ رکوع و بعدِ رکوع بیان نہیں فرمایا۔ اگر یہ بھی رفع یدین ہوتا تو ضرور بیان فرماتے۔

حدیث نمبر29:

حضرت حکیم بن عمیر شمالی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو رفع یدین کرو۔ کانوں سے مختلف نہ کرو۔ پھر اللہ اکبر کہو اور ثناء پڑھو۔

(کنز العمال جلد نمبر۷ صفحہ نمبر۱۷۶ بحوالہ الباوردی عن الحکیم بن عمیر شمالی)

ان احادیث میں شروع کے رفع یدین کا حکم موجود ہے اور دوسری روایات میں رکوع و بعد رکوع کی نفی بھی موجود مگر ایک حدیث قومی موجود نہیں کہ رکوع و بعد رکوع رفع یدین کرو۔ جس کا دعویٰ ہے۔ دلیل اس کے ذمہ ہے۔

حدیث نمبر30:

حضرت عباد بن زبیر ﷛روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز شروع کرتے وقت ہاتھ اٹھاتے تھے۔ پھر نماز سے فارغ ہونے تک کسی جگہ رفع یدین نہ کرتے تھے۔

(اخرجہ البیہقی فی الخلافیات بحوالہ الدرایہ فی تخریج احادیث ھدایہ جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۵۲)

حدیث نمبر31:

حضرت حصین اور حضرت مغیرہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے روایت کیا حضرت نخعی ﷛ سے کہ آپ نے فرمایا جب تو تکبیر کہے ابتداء میں تو رفع یدین کر پھر اس کے بعد باقی نماز میں کسی جگہ رفع یدین نہ کر۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۳۶' کتاب الآثار امام محمد صفحہ نمبر ۱۷۴)

حدیث نمبر32:

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا امام اشعت رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ آپ رفع یدین صرف نماز شروع کرتے وقت کرتے تھے۔ پھر دوبارہ رفع یدین نہیں کرتے۔

(مصنف ابن شیبہ جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۲۳۶)

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے پانچ سو صحابہ کی زیارت کی ہے۔ اگر رفع یدین صحابہ کرام کو کرتے دیکھتے تو ضرور امام شعبی بھی رفع یدین رکوع و بعد رکوع کرتے۔

حدیث نمبر33:

امام ابوبکر بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی ایسا فقیہہ نہیں دیکھا جو کہ رفع یدین کرتا ہو۔ سوائے تکبیرِ افتتاح کے۔

(شرح المعانی الآثار للطحاوی جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۱۶۵ طبع ملتان)

حدیث نمبر34:

ابو اسحاق بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ﷛ اور حضرت علی ﷛ کے تمام شاگرد صرف نماز شروع کرتے وقت رفع یدین کرتے تھے۔ پھر دوبارہ نہیں کرتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۲۳۶)

اس حدیث کو علامہ ترکمانی نے صحیح کہا ہے۔ (دیکھئے جواہر نقی علی البیہقی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۷۹)

وقت سورج کی طرح واضح ہے۔ مگر اندھے کو اگر نظر نہ آئے تو اس میں سورج کا تو کوئی قصور نہیں۔ اگر ان تمام احادیث اور دیگر احادیث کی اسناد اور توثیق ملاحظہ کرنی ہو تو میری کتاب ''ترک رفع یدین ہی سنت ثابتہ ہے۔'' مطالعہ فرمائیں اور غیر مقلدین کے دلائل کو ریت کی دیوار کی طرح گرتا دیکھیں۔

میں نے چند کتابیں رفع یدین کے اثبات میں دیکھیں۔ تو انہوں نے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا مناظرہ لکھ کر بڑے فخر سے امام اوزاعی کو جتوایا اور ثابت کیا کہ رفع یدین ہی ثابت ہے تو اگر اس کا جواب مناظرے سے ہو تو اچھا ہے اور ہو بھی امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے۔ تو لیجئے امام اوزاعی کا مناظرہ حاضر ہے۔ جو مکہ معظّمہ میں ہوا اور اسی پر قارئین سے اس مسئلہ پر فیصلہ کروانا چاہوں گا۔

حدیث نمبر40:

امام ابو محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ محدث نے حضرت سفیان بن عینیہ سے روایت کیا کہ ایک دفعہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کی مکہ معظّمہ کے دار الحناطین میں ملاقات ہوئی۔ تو ان بزرگوں کے درمیان حسب ذیل گفتگو ہوئی۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ: آپ لوگ رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کیوں نہیں کرتے۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: اس لئے کہ رفع یدین ان موقعوں پر حضور ﷺ سے ثابت نہیں۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ: آپ نے یہ کیا فرمایا میں آپ کو رفع یدین کی صحیح حدیث سناتا ہوں ''حدثنی الزھری عن سالم عن ابیه عن رسول الله ﷺ انه کان یرفع یدیه اذا افتتح الصلوۃو عند الرکوع وعند الرفع منه''

ترجمہ: مجھے زہری نے حدیث بیان کی انہوں نے سالم سے اور سالم نے اپنے والد سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ہاتھ اٹھاتے تھے۔ جب نماز شروع کرتے اور رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: میرے پاس اس سے قوی تر حدیث موجود ہے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ: اچھا فوراً پیش فرمایئے۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: لیجئے سنئے۔ ''حدثنا حماد عن ابراھیم عن علقمه ولاسود عن عبد الله ابن مسعود ان رسول الله ﷺ کا ن لا یرفع یدیه الا عند افتتاح

الصلوٰۃ ثم لا یعود لشیء من ذالک"

ترجمہ: ہم سے حماد نے حدیث بیان کی انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ اور اسود سے انہوں نے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ نبی ﷺ صرف شروع نماز میں ہاتھ اٹھاتے۔ پھر کسی وقت ہاتھ نہ اٹھاتے۔

امام اوزاعی رحمتہ اللہ علیہ: آپ کی پیش کردہ حدیث کو میری پیش کردہ حدیث پر کیا فوقیت ہے کہ جس کی وجہ سے آپ نے اسے قبول فرمایا اور میری حدیث کو چھوڑ دیا۔

امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ: اس لئے کہ حماد زہری سے زیادہ فقیہہ عالم تھے۔ اور ابراہیم نخعی سالم سے بڑھ کر عالم فقیہہ ہے۔ علقمہ سالم کے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کم نہیں۔ اسود بہت بڑے متقی فقیہہ وافضل ہیں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فقہ میں قرأت میں۔ اور حضور ﷺ کے ساتھ رہنے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہیں کہ بچپن سے حضور ﷺ کے ساتھ رہے۔ چونکہ ہماری حدیث کے راوی تمہاری حدیث کے راویوں سے علم وفضل میں زیادہ ہیں۔ لہٰذا ہماری حدیث بہت قوی اور قابل قبول ہے۔

امام اوزاعی رحمتہ اللہ علیہ: خاموش۔

(فتح القدیر ومرقات شرح مشکوٰۃ بحوالہ جاء الحق حصہ دوم صفحہ نمبر ۵۷، ۵۸، ۵۹، زجاجۃ المصابیح جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۵۷۵)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے چالیس احادیث مکمل ہوئیں۔ قارئین خود ملاحظہ فرمائیں ترک رفع یدین ہی سنت مبارکہ ہے۔ جس پر ہم حنفی عمل کرر ہے ہیں۔ باقی غیر مقلدین منسوخ، مضطرب، غیر صریح، مجروح، ضعیف اور موضوع احادیث دکھا کر خواہ مخواہ شور مچاتے ہیں۔ ان کے پاس ایک صحیح غیر منسوخ مرفوع غیر مضطرب جو آخری نماز تک رفع یدین کرنے پر دلالت کرتی ہو۔ حدیث موجود نہیں۔ اگر دعویٰ ہے تو دلیل مدعی کے ذمے ہے۔ اللہ تعالیٰ حق واضح ہونے کے بعد اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حصہ دوم میں غیر مقلدین کے دلائل کا رد ملاحظہ فرمائیں۔

3 اگست 2005ء بروز منگل

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم